نمبر ۹۶ | مورخہ ۱۲ر فروری سنہ ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۱۶ر شوال سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ر فروری تین بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل دن میں تو کھانسی میں بھی اور بخار میں بھی کمی رہی مگر رات کو پھر کھانسی اور بخار کی شکایت ہو گئی۔ لیکن حضور اس کے باوجود شب و روز مہمات وغیرہ میں بے حد مصروف ہیں احباب حضورؓ کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کچھ عرصہ سے بغرض علاج دہلی میں مقیم ہیں۔ ان سے ملنے کے لئے حضرت ام المومنینؓ دہلی تشریف لے گئی تھیں۔ اور ۷ر فروری واپس آگئیں۔ احباب نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی کلی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اگر خدا تعالےٰ کے قول میں پیچیدگی ہے۔ تو فعل کو دیکھو

فرمودہ ۱۱ر فروری ۱۹۰۵ء

"جب سے دُنیا قائم ہوئی ہے۔ یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو۔ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں آپ کے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے۔ اور وہ آپؐ کو جھوٹا خیال کرتے تھے۔ مسیلمہ کذاب بھی انہی میں سے تھا۔ اگر قول پر مدار ہوتا۔ تو اشتباہ رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا۔ دیکھ لو۔ کہ اب کس کے دین کا نقارہ بج رہا ہے۔ کس کا نام روشن ہے۔ جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس کو برکت دی جاتی ہے۔ وہ بڑھتا ہے۔ وہ پھلتا۔ اور پھولتا ہے۔ اور اس کے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے۔ لیکن جو خدا کی طرف سے نہیں ہوتا۔ وہ مثل جھاگ کے ہوتا ہے۔ جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے۔ خدا کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ جس کا مدار تقوےٰ پر ہو گا۔ اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات ہوں گے۔ اسی کی نصرت ہو گی۔ یہ صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں ہے۔ کہ اس وقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے ہیں۔ بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے۔ جو کہ ملہم تھے۔ اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے۔ تو اس وقت کے داناؤں نے یہی فیصلہ دیا تھا۔ کہ جو سچا ہو گا۔ اس کا کاروبار بابرکت ہو گا۔

پس اب بجز اس بات کے اور فیصلہ نظر نہیں آتا۔ کہ اگر قول میں پیچیدگی ہے۔ تو فعل کو دیکھو"

(الحکم ۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

دمشق کے مسلمان صناعوں کی ہمت افزائی

سلطان ابن سعودؔ نے عربی مصنوعات کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں دمشق کے مسلمان صناعوں کی ہمت افزائی کو مدنظر رکھتے ہوئے سلطانی فرمان صادر ہوا ہے۔ کہ شاہی ضروریات کے لئے جس قدر کپڑا مطلوب ہو۔ وہ دمشق کے کارخانوں سے طلب کیا جائے۔ پہلی فرمائش چار ہزار روپیہ کے کپڑے کے لئے دی گئی ہے :۔

حاجیوں کے انتظامات کی نگرانی

جدہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ حکومت حجاز حاجیوں کی راحت و آسائش کے لئے غیر معمولی انتظام میں مصروف ہے۔ حکومت کی طرف سے جن افسروں کے لئے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ ان کی شدت سے نگرانی کی جارہی ہے۔ حال ہی میں امیر فیصل جدہ تشریف لائے تھے آپ کی تشریف آوری کا مقصد بھی یہی تھا۔ کہ سلطانی انتظامات کے متعلق حکام کے طرزِ عمل کی تفتیش کریں :۔

ترکی کے ایک مشہور بحری افسر کا انتقال

معاصر جمہوریت رقمطراز ہے۔ کہ ترکی کے مشہور بحری افسر لطفی بیگ جو فن جہازرانی میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ انتقال کر گئے۔ ترک قوم محسوس کرتی ہے۔ کہ بحری محکمہ میں جو کمی واقعہ ہوگئی ہے۔ اس کی تلافی سخت دشوار ہے :۔

مصری سفیر کی توہین کا قضیہ

انگریزی جرائد نے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ قیام جمہوریت کی سالانہ تقریب کے موقعہ پر مصطفٰے کمال پاشا نے مصری سفیر کو ترکی ٹوپی کی وجہ سے نکال دیا۔ اور اس طرح بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا۔ اس خبر پر مصری جرائد بھی بہت برہم تھے۔ حتیٰ کہ مصری پارلیمنٹ کے ایک رکن نے اس مسئلہ کے متعلق شدید لہجہ میں ایک سوال کا نوٹس بھی دے دیا۔ لیکن خود مصری سفیر نے اس واقعہ کی تردید کر دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ میری توہین کے مسئلہ پر جو خیال آرائی کی جارہی ہے۔ وہ ایک شدید غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ یوم جمہوریت کی تقریب میں میں نے کسی قسم کی توہین محسوس نہیں کی۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ مصر و انگلستان کے جرائد نے ایسے بیانات شائع کئے جو حد درجہ افسوسناک تھے مجھے انگریزی اخباروں کے طرزِ عمل پر اور بھی زیادہ افسوس ہے۔ کہ انہوں نے ایسے امور کو شائع کیا۔ جو حقیقت سے بہت بعید تھے :۔

موتمر اسلامی کی کامیابی

موتمر اسلامی کی کونسل نے قدس میں اسلامی یونیورسٹی کے قیام کے سلسلہ میں جو پروگرام تجویز کیا تھا۔ اس کو غیر معمولی کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اطراف کے مخیر اصحاب کی طرف سے مسلسل روپیہ موصول ہو رہا ہے۔ دولت مند حضرات نے بڑی بڑی رقمیں بھی پیش کی ہیں :۔

حجاز میں ہوٹلوں کا انتظام

امسال حکومت حجاز کی طرف سے جدہ، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور جدہ و مدینہ منورہ کے درمیانی راستوں پر جابجا جدید طرز کے ہوٹل کھولے گئے ہیں۔ جن میں حاجیوں کے خور و نوش۔ اور رہائش کے لئے آسائش رساں انتظامات کئے گئے ہیں۔ مستورات کے لئے علٰحدہ کمروں کا بھی بندوبست ہے۔ شرح اخراجات نہایت متوسط ہے :۔

افغانستان میں شدید سردی

افغانستان میں سردی کی شدت کی کوئی انتہا نہیں۔ ملک کے ہر حصے میں برف پڑ رہی ہے۔ سرحد کے شمال و مغرب جانب کے سارے دریا منجمد ہیں۔ اور کشتی رانی کے قابل نہیں۔ شدت سرما کے باعث رفاہ عامہ کے متعدد کام شروع نہیں کئے جا سکے :۔

مکہ سے منیٰ و عرفات تک سڑک

نواب نظامت جنگ بہادر حیدرآباد دکن نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ کہ مکہ معظمہ سے منیٰ و عرفات تک کا رستہ نادرست۔ اور ناہموار ہے۔ مگر ریت اور پتھر موقعہ پر موجود ہے۔ اور مزدور بھی آسانی سے مل سکتے ہیں۔ اس لئے یہ رستہ بآسانی درست ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے یا تو حکومت حجاز ہر حاجی سے اس مقصد کے لئے ایک روپیہ ٹیکس لگا دے۔ اور یا پھر ہندوستان کے مسلمان چندہ جمع کر کے چند سال میں اس کام کو تکمیل تک پہنچائیں :۔

بروصہ میں اماموں کی گرفتاری

مدت سے پے درپے اس قسم کی اطلاعات موصول ہو رہی تھیں کہ مصطفٰے کمال پاشا نے اپنے شوقِ تجدد میں یہ حکم نافذ کیا ہے۔ کہ آئندہ اذان عربی کے بجائے ترکی زبان میں دی جایا کرے۔ ترکوں نے اس تجدد کو برداشت نہیں کیا۔ چنانچہ حال ہی میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بروصہ میں جب مؤذن نے ترکی زبان میں اذان دی۔ تو بعض علماء اور اماموں نے اس کو سختی سے روک دیا۔ اس پر مصطفٰے کمال پاشا۔ اور عصمت پاشا بروصہ پہنچے۔ اور بہت سے علماء و آئمہ کو گرفتار کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شہر میں نہایت پُرزور مظاہرے شروع ہو گئے۔ اور پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔ اس مداخلت کی نوعیت کیا تھی۔ آیا ان مظاہروں کو ڈنڈوں سے منتشر کیا گیا۔ یا گولی چلائی گئی۔ اس کے متعلق تفصیلات موصول نہیں ہوئیں :۔ ۴۴

قابل توجہ نمایندگان مجلس مشاورت

صیغہ ہذا سے۔ نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۳۳ء عرض ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۷۔ دسمبر ۱۹۳۲ء کو جلسہ سالانہ پر جو انجمن کی مالی حالت پر تبصرہ فرمایا تھا۔ جس پر توجہ دلائی تھی۔ کہ نمائندگان مجلس مشاورت۔ اپنی اپنی انجمنوں کے بجٹ پورا کرانے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس بارے میں جو کوشش کریں۔ اس سے مجھے اطلاع دیں۔ لیکن نمائندگان مشاورت نے اس طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ براہ کرم اس بارہ میں نمائندگان نے جو کچھ اپنے اپنے طور پر آمد کو مطابق بجٹ پورا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اس سے مجھے بہت جلد اطلاع دیں۔ ناظر بیت المال قادیان

رسالہ البشارۃ کو خریدنے کی تحریک

مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اپنے رسالہ البشارۃ کے متعلق کم از کم بیس پچیس خریداروں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے جملہ احمدی انجمنیں ایک ایک خریدار بہم پہنچا کر یہ تعداد پوری کر دیں یہ سلسلہ کا تبلیغی رسالہ ہے۔ جو بہت مفید کام کر رہا ہے اور اسے جس قدر بھی تقویت دی جائے گی تبلیغ سلسلہ کے لئے مفید ہوگا۔ اس لئے دوست اس کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدار بہم پہونچانے کی کوشش کریں سو گر نہ مطلوبہ تعداد تو فوراً پوری کر دیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان :۔

حکومت ایران اور آئیل کمپنی ۴۴

لنڈن میں ۸۔ فروری کو ایک تقریر کرتے ہوئے سر جان سائمن نے کہا۔ کہ مسٹر بنس کی قابل قدر خدمات کے باعث لیگ کونسل نے اس سمجھوتہ کی تصدیق کر دی ہے۔ جس کی بنا پر اینگلو پرشین آئیل کمپنی اور حکومتِ ایران کے درمیان براہ راست گفت و شنید جاری ہو جائے گی۔ اگر کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ تو یہ معاملہ از سر نو کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ اس دوران میں کمپنی کا کاروبار بدستور اس انداز پر چلایا جائے۔ جس پر کہ حکومت ایران کے اعلان تنسیخ سے قبل چل رہا تھا :۔

ایران و عراق میں تجارتی تعلقات

حکومت ایران و عراق کے درمیان اس موضوع پر گفت و شنید ہو رہی ہے کہ عراق کے علاقہ میں سے سکندریہ اور بیروت کی بندرگاہوں تک آمدورفت کا [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

پانچ مارچ کو دوسرا یوم التبلیغ منایا جائے

غیر مسلموں بالخصوص ہندوؤں کو تبلیغ

تبلیغ کی اہمیت

تبلیغ کی فرضیت اور اس کی اہمیت کے متعلق کسی احمدی کو زیادہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہر ایک احمدی اس امر سے آگاہ ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک جماعت تیار کی۔ جو اس مقدس فریضہ کو ادا کرے اور جو احمدی اس سے کسی وقت بھی غافل ہوتا ہے۔ وہ دراصل احمدیت کی غرض وغایت کو فراموش کرتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متواتر پورے زور کے ساتھ جماعت کو اس طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ مخلص دوست اپنے مقدس امام کی آواز پر جو دراصل اللہ تعالےٰ کی آواز ہے۔ پوری طرح متوجہ ہوتے۔ اور تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ جس کے شاندار نتائج بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے نکلتے رہتے ہیں۔ اور ہر سال ہزارہا انسان اس چشمہ روحانی سے سیراب ہو کر نئی زندگی پاتے۔ اور حیات تازہ حاصل کرتے ہیں۔

یوم التبلیغ کی تجویز

لیکن اس کام کو منظم طریق پر چلانے اور تمام احباب جماعت کو اس میں شامل کرنے کے لئے نظارت دعوت وتبلیغ کی تجویز کو منظور کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کے موقعہ پر نمائندگان جماعت کے مشورہ سے فیصلہ کیا تھا۔ کہ سال میں دو بار یوم التبلیغ منایا جایا کرے۔ اور ان دونوں ایام میں ہر احمدی اپنے تمام کام چھوڑ کر تبلیغ میں لگا رہے۔

آٹھ اکتوبر کا یوم التبلیغ

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری طرح کامیاب ہوا اس دن تمام جماعتوں نے اپنے افراد سے تبلیغ کا کام لیا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی مساعی بارآور ہوئیں۔ کئی لوگوں نے اس کے نتیجہ میں بیعت کی۔ اگرچہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فوراً ہی بیعت میں شامل کر لینے کی توقع کے ساتھ یہ دن مقرر نہ کیا گیا تھا۔ بلکہ اصل مقصود یہ تھا۔ کہ عام لوگوں میں سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس کی طرف متوجہ ہونے کا احساس پیدا کیا جائے۔ اور اندازہ لگایا جائے۔ کہ عام لوگوں میں ہمارے متعلق کس قسم کے خیالات پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں ہمارے لئے کس حد تک زمین تیار ہو چکی ہے۔ سو اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تمام اغراض کماحقہ پوری ہو گئیں۔

خوشگوار نتائج

اس دن کی تبلیغ کے نتیجہ میں ظاہر ہو گیا۔ کہ ملانوں۔ اور تنگ خیال مولویوں کے سوا عام طور پر لوگ سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہماری باتیں سننے کے متعلق پہلی ذہنیت میں بہت حد تک تبدیلی پیدا ہو کر وسعت خیالی۔ اور رواداری تعصب اور منافرت کی جگہ لے چکی ہے۔ چنانچہ بعض احمدی دوست جب کسی کے مکان پر تبلیغ کے لئے گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ چشم براہ تھے۔ اور اس بات کی انتظار میں دروازے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ کوئی نہ کوئی احمدی آئے۔ تو اس کی باتیں سنیں۔

جماعت کو فائدہ

اس کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہوا۔ کہ افراد جماعت میں بیداری پیدا ہو گئی۔ اور وہ زیادہ مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جنہیں کامیابی حاصل ہوئی ان کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور جو دوست سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کماحقہ نہ کرتے تھے۔ انہیں دوسروں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے اس کی طرف زیادہ توجہ ہو گئی۔ اور آئندہ کے لئے اس کوتاہی کو دور کرنے کا احساس ان کے دلوں میں پیدا ہو گیا۔

مخالفت اور اس کا نتیجہ

اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر حق وصداقت کے بدنصیب دشمنوں نے انتہائی مخالفت سے کام لیا۔ اور ہمارے خلاف لوگوں کو اُکسانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ تا لوگ ہماری باتیں نہ سنیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ مخالفت بھی ہمارے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں ہوئی۔ بلکہ فائدہ دیا۔ اور دوستوں نے جن لوگوں کے پاس جا کر ایک خاصہ وقت انہیں اپنی آمد کی غرض بتانے میں خرچ کرنا تھا۔ انہیں مخالفوں کے پروپیگنڈا سے پہلے ہی معلوم ہو گیا۔ اور اس طرح وہ ہزارہا گھنٹے جو تمہید بیان کرنے میں صرف ہونے تھے۔ وہ بھی مفید مطلب باتوں میں خرچ ہوئے۔

دوسرا یوم التبلیغ

مشاورت کے فیصلہ کے مطابق نظارت دعوت وتبلیغ نے دوسرا یوم التبلیغ ۵۔ مارچ ۱۹۳۳ء کو منانے کا اعلان کیا ہے۔ اور نظارت ہر احمدی سے امید کرتی ہے۔ کہ وہ اس دن اپنے تمام دنیوی کاروبار سے فارغ ہو کر خالصۃً لوجہ اللہ تبلیغ اسلام کرے گا۔ اور جس طرح اپنے اموال کی قربانی خدا تعالےٰ کی راہ میں کرتا ہے۔ اسی طرح اوقات کی قربانی بھی کرنے سے دریغ نہ کرے گا اور سال کے ۳۶۴ دن اپنے کام کاج میں لگا رہنے والا اگر غور کرے۔ تو سال میں دو دن کی قربانی خدا تعالےٰ کی خاطر کوئی ایسا بوجھ نہیں۔ جو اٹھانا مشکل ہو۔

زمینداروں کی سہولت

اگرچہ ۸۔ اکتوبر کا دن بھی نمائندگان کے مشورہ سے مقرر کیا گیا تھا۔ اور مشاورت کے وقت زمینداروں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ لیکن پھر بھی انہیں شکایت رہی۔ کہ وہ ایام چونکہ ان کی بے حد مصروفیت کے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح کام نہ کر سکے۔ اور وہ اگر قربانی کر بھی دیتے۔ تو بھی چنداں فائدہ کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ کیونکہ غیر احمدی زمیندار بہرحال سننے کے لئے وقت نکالنے پر تیار نہ ہو سکتے تھے۔ اس لئے اب ایسا دن مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی ۵ مارچ ۱۹۳۳ء۔ کہ جب زمیندار بھی زیادہ مصروف نہیں ہیں۔ اور دین کی باتیں سننے یا سنانے کے لئے بآسانی وقت نکال سکتے ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ جہاں ہمارے ملازمت یا تجارت پیشہ احباب اس دن پوری کوشش سے تبلیغ کریں۔ ہمارے زمیندار بھائی بھی تندہی سے کام کر کے ۸۔ اکتوبر کی کسر نکال دیں۔

۵ مارچ کے یوم التبلیغ کے متعلق ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق ایک دن غیر احمدیوں کو۔ اور دوسرا غیر مسلموں کو تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے متعلق جو فیصلہ فرمایا۔ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب کی راہنمائی کے لئے اسے یہاں نقل کر دیا جائے۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں تجویز کرتا ہوں۔ کہ بجائے ایک کے دو دن تبلیغ کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں۔ ایک دن تبلیغ احمدیت کے لئے اور ایک تبلیغ اسلام کے لئے۔ اسلام کی تبلیغ سے میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر اس موقعہ پر نہ کیا جائے۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کے ذریعہ۔ خواہ قرآن کریم کی خوبیوں اور حسن کے ذریعہ۔ خواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیوں اور نشانات کے ذریعہ غرض جو بات مناسب موقعہ ہو۔ اس کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کیجائے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات اور معجزات کے ذریعہ ہندوؤں پر اسلام کی صداقت کا اثر ہوتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ اور اگر احمدیت کی ترقی اور اسلام کی خدمت کے ذریعہ اثر ہوتا ہو۔ تو اسے پیش کیا جائے۔ اور اگر پہلے مسائل کے ذریعہ اثر ہوتا ہو۔ تو انہیں پیش کیا جائے۔ غرض اس دن مخاطب ہندو ہوں۔ مسلمان نہ ہوں۔ پس میں دو دن مقرر کرتا ہوں یعنی ایک دن تو ایسا ہو۔ جبکہ اہل ہنود کو مخاطب کیا جائے۔ سکھوں اور عیسائیوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جہاں دیگر مذاہب کے لوگ پائے جائیں۔ انہیں بھی اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ اور دوسرا دن غیر احمدیوں کے لئے مخصوص ہو۔ اس دن انہیں مخاطب کیا جائے۔ بہر حال ایک دن مسلمانوں کے لئے ہو۔ اور ایک دن غیر مذاہب کے لوگوں کے لئے۔ خصوصیت سے ہندوؤں کو مخاطب کیا جائے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ نے کرشن بھی قرار دیا ہے۔ اور بہت سے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی ترقی کو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے پر منحصر رکھا ہے"

پس احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ۸ اکتوبر کا دن غیر احمدیوں کے لئے مخصوص تھا۔ اور ۵ مارچ غیر مذاہب خصوصاً ہندوؤں کے لئے ہے۔ اور دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس دن خصوصیت کے ساتھ ہندوؤں کو تبلیغ کریں۔ ہاں جہاں ہندو نہ ہوں۔ یا کم ہوں۔ وہاں کے دوست حسب اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دوسرے غیر مسلموں کو بھی مخاطب کر سکتے ہیں۔

ایک فروگزاشت اور اس کی تلافی کا موقعہ

گزشتہ یوم التبلیغ کے موقعہ پر ہمارے احباب سے ایک فروگزاشت ہو گئی تھی۔ جس کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبۂ جمعہ میں اشارہ فرمایا تھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ہماری لاہور کی جماعت کے دوستوں کو چاہیئے تھا۔ کہ سب سے پہلے تبلیغی وفد زمیندار اور حریت کے دفتر میں بھیجتے۔ دوست جو صبح ہی صبح ان کے ہاں پہونچ جاتے۔ اور کہتے ہم اس لئے آئے ہیں۔ کہ آپ نے آج ہمارے خلاف جلسہ کر کے تقریریں کرنی ہیں۔ پہلے آپ ہمارے خیالات سُن لیں۔ اور ان میں جو بات قابل اعتراض آپ کو نظر آئے۔ اس پر بے شک اعتراض کریں .... کچھ دیوانگی ہم سے بھی ہونی چاہیئے تھی۔ اور وُہ یہ کہ شدید مخالفوں کے گھروں میں جاتے مثلاً مولوی ظفر علی۔ مولوی ثناء اللہ۔ مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ۔ اور ایسے مخالفوں کے مکانوں پر پہونچ کر تبلیغ کرتے" (الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ پر اس فروگزاشت کا ازالہ کر دیں۔ اور اہل ہنود میں سے اپنے شدید مخالفوں کو نظر انداز نہ کریں۔ اور ۸ اکتوبر کی طرح جو معاندین ہمارے راستہ میں روکاوٹیں پیدا کرنے کی تیاریوں میں ہوں۔ ان کے مکانوں پر پہونچ کر ضرور تبلیغ کریں۔ اور عواقب سے لاپرواہ ہو کر تبلیغ کریں۔ مخالف جو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔ وُہ جان کا ہے۔ لیکن وُہ موت بھی کس قدر بابرکت ہے۔ جو خدا تعالےٰ کا پیغام پہونچانے کے نتیجہ میں حاصل ہو۔ اللہ تعالےٰ دوستوں کو توفیق دے۔ کہ وُہ اپنے فرائض کو خوش اسلوبی سے ادا کر سکیں۔ آمین۔

حکومت کشمیر توجہ کرے

آل انڈیا کشمیر کمیٹی۔ اور اس کے صدر محترم نے مسلمانانِ کشمیر کو انتہائی غلامی کی حالت سے نکالنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اس امر کا خیال رکھا ہے۔ کہ حکومت کشمیر کو کسی قسم کی مشکلات میں پھنسائے بغیر اپنا مقصد حاصل کرے۔ اور مسلمانوں کی قربانیوں کے بعد جو تحقیقاتیں کرائی گئیں۔ سفارشات پیش ہوئیں۔ اور مہاراجہ بہادر نے اصلاح حال کے لئے وعدے کئے۔ اور اصلاحات جاری کرنے کے جو اعلانات کئے۔ انہیں بااحسن وجوہ عمل میں لانے کا موقعہ دینے کے لئے پُر سکون فضا پیدا کرنے میں پوری پوری کوشش کی۔

ریاست میں ایک انگریز وزیر اعظم کا تقرر مزید اس بات کا ضامن تھا۔ کہ صورت حالات درست ہو جائے گی۔ اور مسلمانانِ کشمیر کی شکایات کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہ توقعات اس وقت تک پوری نہیں ہوئیں۔ جیسا کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ایک تازہ اجلاس منعقدہ لاہور کی روئداد سے جو ایک گزشتہ پرچہ میں درج کی جا چکی ہے۔ ظاہر ہے۔ حالانکہ انگریز وزیر اعظم کو کام کرنے کے لئے کافی وقت مل چکا ہے۔

ان تمام حالات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کے بعد آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ایک دفعہ پھر ریاست کی حکومت کو مسلم مطالبات پر جلد سے جلد عمل کرنے اور ہر قسم کی بے انصافی کو دُور کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور حکومت ہند سے بھی استدعا کی ہے۔ کہ وُہ اس بارہ میں ریاست کو توجہ دلائے۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگر دو ماہ بعد بھی حالات میں کوئی تبدیلی نہ ہُوئی۔ اور مسلمانوں کی مظلومیت کو دور کرنے کی طرف ریاست نے کوئی توجہ نہ کی۔ تو تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے استدعا کی جائے گی۔ کہ وُہ اپنے مظلوم بھائیوں کی حمایت میں متحدہ آواز اٹھائیں۔

ہمیں امید ہے۔ کہ ریاست اس بر وقت انتباہ سے فائدہ اٹھائیگی اور پُر سکون فضا میں اصلاحات جاری کرنے کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ گنوائیگی۔ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ مسلمانان ہند کے اندر جو ہیجان پیدا ہوگا وُہ اس کے لئے یقیناً ناخوشگوار اور اس کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے کا موجب ہوگا۔

مسلمانوں کی تبلیغ جیسے اہم فریضہ سے غفلت

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور اپنے معتقدین سے اس بات کی خواہش رکھتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں اس کی اشاعت کریں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس پہلو میں انتہائی غفلت سے کام لیا ہے۔ جس کا خمیازہ بھی بہت بری طرح بھگت رہے ہیں۔ تاہم اب بھی اگر اس پہلو کی طرف توجہ کریں۔ اور تبلیغ اسلام میں اپنے آپ کو لگا دیں۔ تو اسلامی تعلیم اپنی خوبیوں کی وجہ سے بہت جلد تمام دنیا کو اپنے احاطہ میں لے سکتی ہے۔ اور تمام وہ مصائب کے بادل جو مسلمانوں پر منڈلا رہے ہیں۔ دور ہو سکتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ اس وقت لامذہبیت کی رو میں بہتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہاں مادہ پرستی کا اس قدر زور ہے۔ کہ مذہب کا نام لینا بھی وہاں بد تہذیبی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ بہر حیثیت کے ساتھ ان لوگوں کی وابستگی اور لگاؤ روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے اور وہ بحیثیت لامذہب اسے کوئی وقعت نہیں دیتے۔ بلکہ مذہب کو ملیامیٹ کرنے کے لئے قسم قسم کی تدابیر سوچتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ گزشتہ ایک سال میں امریکہ کے متمول لوگوں نے اپنے ملک کے خیراتی اداروں کو دو ارب ۱۲ کروڑ ۷۰ لاکھ ڈالر کی امداد دی۔ اور ایک ڈالر کی قیمت تین روپیہ

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ایک دہلوی فقیر کے نامعقول اعتراضات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں خوفناک تحریف!!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت جس وقت دعویٰ ماموریت کیا۔ اس وقت آپ کی بے کسی اور ہر لحاظ سے کمزوری آپ کا بے یار و مددگار ہونا۔ اور پھر ہر طرف سے مخالفت کا بے پناہ طوفان اور اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کی موجودہ حالت کی ترقی شان و شوکت اور مذہبی و سیاسی میدانوں میں اس کی اہمیت ہی ایک راستباز اور متلاشیٔ حق انسان کے لئے حضور کی صداقت کی ایک بین اور روشن تر دلیل ہے۔ لیکن شیطان کو اللہ تعالےٰ نے چونکہ قیامت تک ڈھیل دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کی ذریت بھی صداقت پر تلبیس اور دجل کا پردہ ڈالنے میں ہمیشہ مصروف رہتی ہے ؛

گندی گالیاں

ہمارے پاس ایک اشتہار پہنچا ہے۔ جس کے شایع کنندہ کوئی صاحب "محمد یوسف فقیر دہلوی فاضل دیوبند و مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی" اور "صدر انجمن اصلاح المسلمین دہلی" ہیں۔ اشتہار بلا مبالغہ شروع سے لے کر آخر تک گالیوں اور بدزبانیوں سے پُر ہے۔ حتیٰ کہ مطبوعہ گندے الفاظ کافی نہ سمجھتے ہوئے قلم سے فحش نویسی کا مزید حق ادا کیا گیا ہے۔ اور یہ ایک "فاضل دیوبند" اور "اصلاح المسلمین انجمن کے صدر" کی شرافت اور انسانیت کا حال ہے۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کے دینی راہ نما اور ان کی اصلاح کے مدعی بنے ہوئے ہیں۔ ان کی اپنی حالت کس قدر قابل اصلاح ہے۔ اور موجودہ زمانہ ربانی مصلح کا کس قدر محتاج ہے۔ جب "فاضل" کہلانے والے اخلاقی طور پر اتنے گر چکے ہوں۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کرنے والوں کے "صدر" انسانیت سے ایسے بیگانہ ہو چکے ہوں۔ تو عوام کی جو کچھ حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور یہی حالت اس بات کی متقاضی ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کی اصلاح کا خود انتظام فرمائے اور اپنی طرف سے مصلح کھڑا کرے ؛

ہمارے نادان مخالف سمجھتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جس قدر زیادہ بدزبانی کریں اور فحش گوئی سے کام لیں۔ اسی قدر زیادہ جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچا سکیں گے۔ لیکن ہوتا اس کے بالکل برعکس ہے۔ عالم اور فاضل کہلانے والے اور اصلاح المسلمین کے دعوے کرنے والے بدکلامی اور بدگوئی کا جتنا زیادہ گھناؤنا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اتنی ہی زیادہ سنجیدہ اور غور و فکر کرنے والے لوگوں میں اپنے متعلق نفرت و حقارت پیدا کرتے اور انہیں مصلح ربانی کی ضرورت اور اس کی صداقت پر غور کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہیں ؛

دیوبند کی تعلیم کا اثر

جس درگاہ میں مشتہر نے تعلیم حاصل کی ہے۔ اسے "دارالعلوم" کہا جاتا ہے۔ اور اسے ہندوستان میں اہم دینی درسگاہ قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس اشتہار کے مطالعہ سے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا اس دینی درسگاہ سے تحصیل علم کا یہی اقتضا ہونا چاہیئے۔ کہ محض مذہبی اختلاف رائے کی بنا پر ادنےٰ اور پست طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کی طرح مغلظات بکی جائیں۔ کیا قرآن پاک کی یہی تعلیم ہے۔ کیا احادیث یہی سکھاتی ہیں۔ اور کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ پاک یہی ہے۔ اور ائمہ سلف کا رویہ یہی رہا ہے ؛

قرآن پاک سے بعد

قرآن کریم میں تو خدا تعالےٰ نے کسی کے بت اور معبود باطل کے لئے بھی غیر مہذب اور ناشائستہ الفاظ کے استعمال کی ممانعت فرمائی ہے۔ مگر ان لوگوں کو قرآن سے واسطہ ہی کیا۔ اگر قرآن کے ساتھ ان کا کوئی تعلق باقی ہوتا۔ تو خدا تعالےٰ کو کیا ضرورت تھی۔ کہ ان کی اصلاح کے لئے مامور و مرسل مبعوث کرتا۔ یہ لوگ ایسی کمینہ ذہنیت اور پست فطرت کا اظہار کر کے دراصل صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مہر کرتے ہیں

احمدیہ لٹریچر سے افسوسناک واقفیت

احمدیت کی مخالفت میں "فاضل دیوبند" اشتہار شایع کرنے کے لئے اٹھے ہیں۔ لیکن احمدیہ لٹریچر سے واقفیت کا یہ عالم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھتے ہیں۔ آپ نے "ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے۔ کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا" بلکہ اس کذب و باطل کی پوٹ اشتہار کا عنوان بھی "جھوٹے دجالوں کے نبی کی اپنے خدا سے ہمبستری" رکھا ہے۔ لیکن ہم اس "سچے" اور "راستباز" مشتہر سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تحریر سے اس کا ثبوت پیش کرے۔ اور بتائے کہ آپ نے کہاں یہ بات لکھی ہے

ہمارا مطالبہ

آپ نے اپنے اشتہار میں نہایت دردمندانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "اے میرے اشتہار کے پڑھنے والے محترم بزرگو! خدارا تم ہی ان قادیانیوں کو ان عبارتوں کے جواب دینے پر مجبور کرو۔ تاکہ تم کو معلوم تو ہو جائے۔ کہ ان قادیانیوں کے مذہب کی حقیقت کیا ہے"۔ لیکن ہم کسی کی طرف سے مجبور کئے جانے کے بغیر ہی اس کا جواب انہی کے الفاظ میں یوں دیتے ہیں۔ کہ "اے اس مضمون کے پڑھنے والے محترم بزرگو! خدارا تم ہی اس مشتہر کو ہمارے اس مطالبہ کا جواب دینے پر مجبور کرو۔ تاکہ تم کو معلوم تو ہو جائے۔ کہ اس شخص کی حق گوئی اور راستبازی کی حقیقت کیا ہے۔" ہمیں امید رکھنی چاہیئے۔ کہ "محمد یوسف فقیر دہلوی فاضل دیوبند و مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی صدر انجمن اصلاح المسلمین" ہمارے اس مطالبہ سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ضرور مطلوبہ حوالہ پیش کرے گا۔ وگرنہ دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ یہ شخص جس قدر بدتہذیب اور دریدہ دہن ہے۔ اسی قدر کاذب۔ دروغ گو۔ فریبی۔ دھوکہ باز اور حق و صداقت کا دشمن ہے۔ اور یہ حقیقت بھی کھل جائے گی۔ کہ جھوٹے دجالوں سے جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ یا آنجناب خود ہی اس زمرہ میں شامل ہیں

اعتراض اول

اس کے بعد "استقرار حمل" کا شریفانہ عنوان دیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے۔ کہ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ

میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔" اور اس پر لکھا ہے۔ کہ کوئی عقلمند ان قادیانیوں سے پوچھے۔ کہ کیوں صاحب یہ نبی کیسا جس کو اس کے خدا نے حاملہ ٹھہرایا"۔ لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا میں ایسے "عقلمند" بہت کم ہیں۔ جو ان صریح الفاظ کی موجودگی میں کہ "استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا"۔ "قادیانیوں" سے آپ کا تعلیم کردہ معقول اور دانشمندانہ سوال دریافت کر کے اپنی بے توفی اور حماقت کے مظاہرہ پر رضامند ہو جائیں ؛

ولادت معنویہ

جناب من ! سنئے آپ چونکہ دنیا کے کیڑے ہیں۔ اور آپ کی نظر اس کی گندگیوں اور آلائشوں سے اوپر کبھی نہیں جا سکی۔ اس لئے آپ کو معلوم نہیں۔ کہ صوفیاء کے نزدیک ایک ولادت معنوی ہوتی ہے۔

الشیخ السہروردی کا حوالہ

امام العارفین الشیخ السہروردی عوارف المعارف جلد اول صفحہ ۵۴ پر فرماتے ہیں :-

"یصیر المرید جزء الشیخ کما ان الولد جزء الوالد فی الولادة الطبیعیة و تصیر ھذہ الولادة انفا ولادة معنویة کما ورد عن عیسیٰ صلوات اللہ علیہ من یلج ملکوت السماء من لم یولد مرتین فبالولادة الاولیٰ یصیر بہ ارتباط بعالم الملک و بھذہ الولادة یصیر بہ ارتباط بالملکوت قال اللہ تعالیٰ وکذالک نری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض ولیکون من الموقنین وصرف الیقین علی الکمال یحصل فی ھذہ الولادة بھذہ الولادة یستحق میراث الانبیاء ومن لم یصلہ میراث الانبیاء ما ولد وان کان علی کمال من الفطنة والذکاء"

یعنے مرید اپنے شیخ کا حصہ بن جاتا ہے۔ جس طرح کہ ولادت طبعی میں بیٹا باپ کا حصہ ہوتا ہے۔ مرید کی ولادت ولادت معنوی ہوتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص دو مرتبہ پیدا نہیں ہوتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ولادت طبعی سے انسان کا دنیا سے تعلق ہوتا ہے۔ اور ولادت معنوی سے ملکوت اعلیٰ کیساتھ یہی معنے اس آیت کے ہیں۔ وکذالک نری ابراھیم خالص اور کامل یقین اسی ولادت کے ساتھ حاصل ہوتا ہے اور اسی پیدائش کے باعث ہی انسان انبیاء کی وراثت کا مستحق ہوتا ہے۔ جس شخص کو وراثت انبیاء نہ ملے۔ وہ باوجود دانا و ہوشیار ہونے کے پیدا ہی نہیں ہوا ؛

حضرت مسیح ناصری اور ولادت معنویہ

اس کے علاوہ مشہور صوفی سہل نے شرح التعرف صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے۔ کہ الخوف ذکرو الرجاء انثیٰ معناہ عنھما یتولد حقائق الایمان اور حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں اگر کوئی مسیح میں ہے۔ تو وہ نیا مخلوق ہے۔ (کرنتھیوں ۵/۱۷) غرضیکہ صوفیاء کی اصطلاح میں ولادت معنوی ایک عام چیز ہے اور ان کے نزدیک اس کے بغیر انسان انبیاء کی وراثت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ لیکن محمد یوسف فقیر کی بلا جانے یہ کیا معاملہ ہے۔ اس نے تو اعتراض کرنا تھا۔ اور ایک سیدھی سادی صوفیانہ عبارت کو لے کر جھٹ ایک اشتہار شائع کر دیا۔ اور اتنا بھی نہ سوچا۔ کہ اہل حقیقت اس "فاضل دیوبند" اور "مولوی فاضل پنجاب یونی ورسٹی" کی اس علمی بے مائگی اور تصوف و روحانیت سے اس قدر کورے پن کو کیا کہینگے

دوسرا اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے "پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے دردزہ تنہ کھجور کی طرف لائی"۔ اس عبارت کو "دردزہ" کے عنوان سے درج کر کے آپ پوچھتے ہیں۔ کہ "اے قادیانیو! کیا اسی حیثیت کے نبی کی پیروی کر کے سرور دو عالم نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جان نثار مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کرتے ہو۔ ذرا اتنا تو بتلا دو۔ کہ تمہارے اس قادیان کے مدعی نبوت کو حالت کشف میں عورت بنا کر تمہارے خدا نے اس سے اپنی مردانہ طاقت کا اظہار کس طرح کیا۔ اور پھر اس کو حاملہ کسطرح ٹھہرایا گیا۔ اور ہاں یہ بھی بتلانا۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا" کا کچھ اور مطلب ہے۔ تو یہ دردزہ کہاں سے ہوا۔ شرم کرو۔ اے اہل اسلام کو بدنام کرنیوالو شرم کرو۔

عبارات میں قطع و برید

اس عبارت کی اور باتوں کا جواب تو محولہ فوق سطور میں عرض کیا جا چکا ہے۔ صرف دردزہ والا معاملہ باقی ہے لیکن دیگر اعتراضات کی طرح یہ بھی معترض کا دجل ہے۔ اور صاف اور واضح عبارات کو قطع و برید کر کے خواہ مخواہ کا اعتراض پیدا کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل الفاظ یہ ہیں

دردزہ کے معنے

"پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔ یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا۔ جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا۔ جنہوں نے تکفیر و توہین کی۔ اور گالیاں دیں۔ اور ایک طوفان برپا کیا" (کشتی نوح صفحہ ۴۷)

المخاض کی تشریح

پھر "المخاض" کی تشریح میں حضور فرماتے ہیں :-

"میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاءہ المخاض الیٰ جذع النخلة قال یالیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیاً مخاض سے مراد اس جگہ وہ امور ہیں۔ جن سے خوفناک نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اور جذع النخلة سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں کی اولاد مگر صرف نام کے مسلمان ہیں۔ بامحاورہ ترجمہ یہ ہے۔ کہ درد انگیز دعوت جسکا نتیجہ قوم کا جانی دشمن ہو جانا تھا اس مامور کو قوم کے لوگوں کی طرف لائی۔ جو کھجور کی خشک شاخ یا جڑھ کی مانند ہیں۔ تب اس نے خوف کھا کر کہا۔ کاش میں اس سے پہلے مر جاتا۔ اور بھولا بسرا ہو جاتا (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۳)

انجیل کا حوالہ

اس عبارت میں یہ بات قابل غور ہے۔ کہ قال صیغہ مذکر ہے جو اس بات پر دال ہے۔ کہ یہ دردزہ عورتوں والا نہیں۔ بلکہ اس سے کچھ اور مراد ہے۔ جو ہم بتا چکے ہیں۔ مزید تشریح کے لئے بائیبل کا ایک حوالہ سنئے پولوس یوں کہتا ہے۔ "اے میرے بچو۔ تمہاری طرف سے مجھے پھر جننے کے سے درد لگے ہیں۔ (گلتیوں ۴/۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا تشریحات اور عبارات کے مطالعہ کے بعد ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ اعتراضات خواہ مخواہ عبارات میں بددیانتی سے تحریف کر کے پیدا کئے گئے ہیں۔ ورنہ ان میں کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر اعتراض کیا جا سکے۔ اور یہ اصطلاحات سب ایسی ہیں۔ جو پہلے صوفیاء اور اولیاء اپنی تحریرات میں استعمال کر چکے ہیں

ہمدردانہ مشورہ

اختتام مضمون سے قبل یہ بات کہنا ضروری ہے۔ کہ اگر "محمد یوسف فقیر صاحب" کو ہمارے معتقدات سے اختلاف ہے۔ اور وہ تحقیق کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کا طریق یہ نہیں۔ کہ وہ انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر بازاری لوگوں کی طرح گالیاں بکتے پھریں بلکہ اس کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ تہذیب و شائستگی کے ساتھ کام لیں۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ دوسروں کی نقل کرنے کی بجائے خود ہمارے لٹریچر بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور پھر ان میں جو قابل اعتراض باتیں نظر آئیں۔ ان پر متانت اور سنجیدگی کے ساتھ اعتراض کریں اور ہم سے ان کا جواب لیں۔ دوسروں کے نقل کردہ غلط سلط حوالہ جات کی بناء پر اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھنا۔ اپنے ہاتھوں اپنی ندامت اور ذلت کا سامان کرنے کے مترادف ہے۔ اسوقت احمدیت کے متعلق آپ کی تمام معلومات کی بنیاد "عشرہ کاملہ" نامی کتاب پر ہے حالانکہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس کے مصنف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں لفظاً لفظاً تحریف کی ہے ؛

تحقیق الادیان

صلیبی موت سے محفوظ رہنے کیلئے یسوع مسیح کی دعا

ابطال کفّارہ کا ایک زبردست ثبوت

عیسائیت کے خلاف زبردست ہتھیار

کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے عیسائیت کے خلاف جن زبردست ہتھیاروں سے جماعت احمدیہ کو مسلح فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ کفارہ سے تعلق رکھتا ہے جو عیسائیت کے بنیادی مسائل میں سے ایک ہے اناجیل یہ حقیقت بیان کرتی ہیں۔ کہ جب یسوع مسیح کو صلیب دیئے جانے کا وقت قریب آن پہنچا۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ اب اس سے رہائی مشکل ہے۔ اور جب تمام دنیاوی دروازے ان کے لئے بند ہو چکے تو وہ خدائے واحد کے آستانہ پر جھکے اور اس سے نہایت ہی عجز و انکسار کے ساتھ یہ دعا مانگی۔ کہ "اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" (متی ۲۶/۳۹)

یسوع مسیح کا اضطراب اور خدا سے دعا مانگنا

آپ کی حالت اس غم میں یہاں تک پہنچ گئی کہ لکھا ہے۔

"اس وقت یسوع ان کے ساتھ (یعنی شاگردوں کے ہمراہ) گتسمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ یہیں بیٹھے رہنا۔ جب تک کہ میں وہاں جا کر دعا مانگوں۔ اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غمگین اور بیقرار ہونے لگا۔ اس وقت اس نے ان سے کہا۔ میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی۔ "اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تاہم جیسا میں چاہتا ہوں ویسا نہیں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔ پھر شاگردوں کے پاس آ کر انہیں سوتے پایا اور پطرس سے کہا کیوں تم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے جاگو اور دعا مانگو۔ تاکہ آزمائش میں نہ پڑو روح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے۔ پھر دوبارہ اس نے جا کر یہ دعا مانگی۔ اے میرے باپ اگر یہ میرے پیئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو اور آ کر انہیں پھر سوتے پایا۔ کیونکہ ان کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں اور انہیں چھوڑ کر پھر چلا گیا اور وہی بات پھر کہہ کر تیسری بار دعا مانگی۔ تب شاگردوں کے پاس آ کر ان سے کہا۔ اب سوتے رہو۔ اور آرام کرو دیکھو وقت آ پہنچا ہے اور ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالے کیا جاتا ہے۔ اٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا آ پہنچا ہے" (متی باب ۲۶)

یہ دعا یہ التجا یہ والہانہ اور نہایت ہی عاجزانہ پکار اس حقیقت کو مبرہن کرتی ہے کہ یسوع مسیح صلیبی موت کا پیالہ نہیں پینا چاہتے تھے بلکہ خواہش رکھتے تھے کہ وہ پیالہ ٹل جائے۔

یسوع مسیح نے کیوں دُعائیں کیں

ہمارا استدلال اس واقعہ سے یہ ہے کہ جب یسوع مسیح بقول عیسائیاں دنیا میں آئے ہی اس لئے تھے کہ وہ گنہگاروں کے بدلے اپنی جان قربان کر دیں اور اپنے نفس کو ہلاک کر کے دنیا کو پاک کر دیں تو بتلایا جائے انہوں نے دعائیں کس لئے کیں اور رو رو کر یہ دعائیں کیوں کیں کہ اے میرے باپ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ کیا یہ حیرت ناک بات نہیں کہ ایک شخص دنیا میں ایک مقصد کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ لیکن جب اس مقصد کے پورا ہونے کا وقت قریب آتا ہے تو وہ چیختا اور چلاتا اور اپنا دامن اس سے بچانا چاہتا ہے یسوع مسیح کا ایسا کرنا صریح اس امر کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اپنی آمد کا مقصد کفارہ نہیں سمجھا تھا۔ اور نہ وہ صلیبی موت مرنا اپنے شایان شان سمجھتے تھے بلکہ وہ اسے لعنتی موت قرار دیتے تھے جیسا کہ مقدسہ کتب میں بھی کہا گیا۔ "وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے" (استثنا ۲۱/۲۳) اسی لئے انہوں نے دعائیں کیں اور اسی لئے وہ اللہ تعالےٰ کے حضور جھکے اور بار بار اپنے شاگردوں سے بھی کہتے رہے کہ اٹھو اور دعائیں مانگو

دعا کی قبولیت

اس واقعہ سے اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنی آمد کا مقصد گنہگاروں کے لئے قربان ہونا نہیں سمجھا تھا اور پھر جب ہمیں یہ نظر آ جائے کہ ان کی یہ دعا قبول ہو گئی تو پھر تو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی شبہ ہی باقی نہیں رہ سکتا۔ کہ یسوع مسیح نہ تو کفارہ ہونے کے لئے دنیا میں آئے اور نہ ہی وہ کفارہ ہوئے۔ چنانچہ "عبرانیوں" میں اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی" (۵/۷) "لوقا" میں لکھا ہے کہ جب آپ رو رو کر یہ دعا کر رہے تھے تو آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا وہ اسے تقویت دیتا تھا پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا" (۲۲/۴۴)

ابطال کفّارہ

ان ہر دو حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کی یہ دعا قبول ہو گئی اور فرشتہ کی تسلی نے اپنا نتیجہ دکھلایا۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یسوع مسیح صلیبی موت سے بچنا چاہتے تھے اور اسی لئے وہ دعائیں کرتے تھے پھر جب ان کی دعا قبول ہو گئی تو نتیجہ یہ نکلا کہ وہ صلیبی موت سے بچا لئے گئے۔ پس کفارہ باطل اور خون مسیح کا عقیدہ ہباءً منثورا ہو گیا۔

نور افشاں کی عجیب و غریب توجیہ

لیکن ایسی صاف ایسی واضح اور ایسی بین دلیل پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنیوالے بھی دنیا میں موجود ہیں۔ چنانچہ ۲۴ اگست کے نور افشاں میں ایک صاحب منشی کیدار ناتھ کا دعوٰی ہے کہ اگرچہ یسوع مسیح نے دعا ضرور مانگی تھی مگر ان کی دعا صلیبی موت سے محفوظ رہنے کے لئے نہیں تھی۔ اور اس پیالہ سے مراد وہ مصیبت وہ دکھ وہ جان کندنی وہ حالت نزع وہ رنج وہ ابتلا وہ سارے جہان کے گناہوں کے بوجھ کا آ پڑنا ہے جس میں خداوند کا پسینہ لہو کی بوندیں ہو کے ہر تن مو سے رونگٹیں رونگٹیں سے ٹپک رہا تھا۔"

ان الفاظ سے تردید کفارہ

اول تو اس بات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا کہ اس پیالہ سے مراد جان کندنی اور حالت نزع کی تکلیف تھی۔ بلکہ محض ایک خیال آرائی ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں دوسرے جب یسوع مسیح کی یہ دعا قبول ہو گئی تو اس سے بھی تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ پر جان کندنی کا وقت نہیں آیا اور نہ صلیب پر حالت نزع کا وقت آیا۔ اور اس صورت میں بھی کفارہ باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ یسوع مسیح صلیب پر مرے ہی نہیں تو کفارہ کس طرح ہو گئے۔

صلیبی موت کا پیالہ

اس کے علاوہ عبرانیوں کے یہ الفاظ کہ "اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا" ظاہر کرتے ہیں کہ یہ پیالہ صرف موت کا ہی تھا نہ کہ گناہوں یا جان کندنی کی تکلیف وغیرہ کا پھر کہا گیا ہے کہ یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ اس وقت کی دعا ہے جب آپ گرفتار بھی نہ ہوئے تھے مقدمہ فریسیوں کی مذہبی عدالت میں پیش ہوا تھا اور نہ پیلاطوس کی کچہری رو بکار ہوئی تھی۔ یہ صحیح ہے مگر گرفتاری سے قبل ہی آپ کا دعا مانگنا یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ اس سے مراد کوئی اور پیالہ ہے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے علم کے ماتحت جانتے تھے کہ میں پکڑا جانے والا ہوں چنانچہ آپ نے بہت پہلے اپنے شاگردوں سے کہہ دیا تھا۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑوا دیگا۔" (متی ۲۶/۲۲) پس آپ چونکہ جانتے تھے کہ میں پکڑا جانے والا ہوں اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے کہ یہ

اسمبلی کے بجٹ سیشن میں

وائسرائے ہند کی افتتاحیہ تقریر

دہلی میں یکم فروری کو اسمبلی کے اجلاس بیزانیہ کا افتتاح کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے ایک بسیط تقریر کی۔ جس کے ضروری حصص درج ذیل ہیں (ایڈیٹر)

اظہار تشکر

قبل اس کے کہ میں مختلف معاملات پر روشنی ڈالوں میری تمنا ہے۔ کہ میں اس امر پر اظہار شکریہ کروں۔ کہ اس وقت تمام ملک میں اطمینان بخش اور امن و امان کی فضا پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ یہی ہے۔ کہ لوگوں کو حکومت برطانیہ کے نیک ارادوں پر کافی اعتماد ہو گیا ہے۔ اور وہ ہندوستان کو جلد مراعات سے بہرور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ میں تمام محکموں کی خدمات کا دل سے اعتراف کرتا ہوں۔ جنہوں نے میرے دوسالہ زمانہ حکومت میں ملک کا نظام درست کرنے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ اور پھر میں لیجسلیٹو کے ہر دو ایوانوں کے ارکان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے گذشتہ مہینوں میں ملک کی صحیح راہ نمائی کی۔

حکومت افغانستان سے دوستانہ تعلقات

ہندوستان کے خارجی تعلقات اپنے ہمسایہ ممالک سے ہمیشہ دوستانہ رہے۔ سرحد کے متعلق ہماری "سلامت روی کے ساتھ قبائل میں نفوذ کی حکمت عملی" حد سے زیادہ کامیاب رہی اور اب سرحدی اضلاع قبائل کے حملوں سے بالکل مامون و محفوظ ہو رہے ہیں۔ میں اس موقعہ پر حکومت افغانستان کے دوستانہ تعلقات کو تسلیم کرتا ہوں۔ جس نے سرحدی قبائل کے معاملات سلجھانے میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔

زراعت

گذشتہ ستمبر میں میں نے کسانوں کی اقتصادی بدحالی کا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن مجھے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت صورت حالات میں مزید ترقی ہوئی ہے۔ اور میں اپنی معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ بدترین بدحالی کا زمانہ گذر گیا۔ سردیوں کی فصلیں تقریباً تمام ملک میں اچھی ہوئیں۔ اور غلہ کا نرخ اگرچہ اب بھی ارزاں ہے لیکن روبہ ترقی ہے۔ اس اثنا میں بعض مقامی حکومتیں کسانوں کو قرضہ دینے کا انتظام کر رہی ہیں۔ اور جہاں ضرورت پیش آئی۔ لگان معاف بھی کر دیے گئے۔ اس سلسلہ میں بعض حکومتیں کوئی خاص تدابیر اختیار کرنے پر بھی غور کر رہی ہیں۔

میثاق اوٹاوہ

میثاق اوٹاوہ کی منظوری کے وقت میں نے اسمبلی کی کارروائیوں کو بڑی دلچسپی کے ساتھ معائنہ کیا۔ آپ نے اسے منظور کر کے مجھے یقین دلایا۔ کہ انگلستان اور اپنی حکومت کے درمیان جو تجویز میں نے کرنا چاہا تھا۔ وہ فی الواقعہ درست اور مفید تھا۔ اور میری حکومت کے نمائندوں کی ترجمانی ہندوستان کے حق میں نہایت کارآمد ثابت ہو گئی۔ مجھے اس کا دلی اعتراف ہے کہ آپ کا فیصلہ نہایت ہوشمندانہ تھا۔ اور ہماری جدید تجارتی پالیسی ہمیں منزل مقصود تک لے جانے میں بڑی مدد پہنچائے گی جس کا ہم بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔

سول نافرمانی

آپ حضرات کو یاد ہو گا۔ میں نے اکثر موقعہ پر کھلے الفاظ میں تصریح کر دی ہے۔ کہ میری حکومت تحریک سول نافرمانی کے خلاف اپنی قوت کا استعمال اس وقت تک کم نہیں کر سکتی جب تک حالات اجازت نہ دیں۔ میں یہ دیکھ کر خوش ہوں۔ کہ میری سخت پالیسی نے اس تحریک کو دھیما نہیں کیا۔ بلکہ اس سے ان اعتدال پسند حضرات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے جن کے فیصلے کے مطابق کانگرس کی یہ تحریک ہندوستان کے لئے تباہ کن سمجھی جاتی ہے۔

سول نافرمانی کی زندگی ختم کرنے کے لئے میری حکومت کو یہ نہایت ضروری تھا۔ کہ "جامع آرڈیننسوں" کی بعض دفعات عام قوانین میں شامل کرنے کے لئے لیجسلیچر سے درخواست کرے۔ کیونکہ آرڈیننس کی میعاد دسمبر میں ختم ہو جاتی تھی لیجسلیچر کے لئے اس قسم کے قوانین اگرچہ وہ عارضی ہی کیوں نہ ہوں۔ منظور کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ لیکن گذشتہ چند سال کے تجربات نے انہیں خطرہ کا پورا پورا احساس کرا دیا تھا۔ یہی وجہ ہوئی۔ کہ محض مرکزی لیجسلیچر ہی نے نہیں۔ بلکہ تمام صوبوں کی کونسلوں نے حکومت کو ایسے اختیارات تفویض کر دیئے۔ جن کے ذریعہ سے تحریک سول نافرمانی کالعدم کی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح ملک میں امن و امان کا دور پیدا کیا جا سکتا ہے۔

اس قسم کے قوانین جو کتاب آئین میں درج کئے گئے ہیں۔ وہ دائمی نہیں۔ بلکہ عارضی تصور کئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کا نفاذ اسی وقت تک ہو گا۔ جب تک آئینی اور پرامن ترقی کے بجائے انقلاب انگیز تحریکوں سے حکومت کا پانسہ الٹنے کی کوشش کی جائے گی۔ جب ملک کی حالت سدھر جائے گی۔ تو ان قوانین کی بھی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اور اس وقت اس پر نہایت آسانی کے ساتھ خط تنسیخ کھینچا جا سکیگا۔

دہشت انگیزی

اس موقعہ پر مجھے بنگال کی تحریک دہشت انگیزی کا تذکرہ بھی کرنا ضروری ہے۔ اسمبلی میں میری پچھلی تقریر کے چند روز بعد ہی دو خطرناک حادثات واقع ہوئے۔ پہلا حملہ پہاڑتلی (چاٹگام) ریلوے انسٹی ٹیوٹ پر۔ اور دوسرا ناکام حملہ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ کی جان پر ہوا۔ مجھے مسرت ہے۔ کہ اس وقت سے صورت حالات روبہ اعتدال ہو رہی ہے۔ بنگال کونسل نے حکومت بنگال کو اس سلسلہ میں تمام اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ اور اس کے متعلق بعض خاص قوانین بھی منظور ہوئے۔ جن کی رو سے ناجائز اسلحہ اور گولی بارود رکھنے کے جرم کی سزا میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ میں فوج بھیجنے سے وفادار رعایا کی ایک گونہ تسلی ہو گئی ہے۔ اس طرح انارکسٹوں کو یقین ہو جائیگا کہ حکومت اس تحریک کو فنا کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی واضح رہے۔ کہ محض پولیس کی دھر پکڑ اور حکومت کے اقدامات سے اس تحریک کی بیخ و بنیاد نہیں اکھاڑ پھینکی جا سکتی۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ عوام الناس کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے۔ کہ وہ نوجوانوں کو قتل و غارتگری سے روکیں۔ جو ان کی اور ملک کی تباہی کے مترادف ہے۔ مجھے مسرت ہے۔ کہ عوام الناس کو اس کا احساس ہوتا جا رہا ہے۔

گول میز کانفرنس

آپ نے گذشتہ گول میز کانفرنس کی کارروائیاں دلچسپی کے ساتھ پڑھی ہوں گی۔ لیکن مجھے اجازت دیں۔ کہ اس کے متعلق اپنے تاثرات کو آپ کے سامنے پیش کروں۔ میں یہ دیکھ کر نہایت متاثر ہوا۔ کہ گول میز کے مندوبین پیچیدہ اور اہم مسائل پر یکے بعد دیگرے بحث و تمحیص کر کے اس تیزی کے ساتھ نتائج پر پہنچے۔ جو آئندہ کے لئے شمع راہ کا کام دے گی۔ دوسری بات یہ تھی۔ کہ دوران بحث و تمحیص میں ایک نہایت دوستانہ

سپرٹ کام کر رہی تھی۔ اور آئین وار تقار کی عمارت کا ایک دوسرا سنگ بنیاد نصب کر دیا گیا ہے۔ اس راستہ میں اب کوئی روک ٹوک نہیں رہی۔ اور یہ راستہ آہستگی اور استقلال کے ساتھ یقیناً فیڈریشن کے منتہائے مقصود تک لے جائے گا۔ میں نے کانفرنس سے واپس آتے ہوئے اکثر ارکان سے گفتگو کی ہے۔ ان کی باتوں سے ظاہر ہوا۔ کہ بلاشبہ ملک معظم کی حکومت اس عظیم الشان مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا عزم بالجزم کر چکی ہے ٭

وزیر ہند کے وعدے

ہندوستانی مندوبین کی طرف سے وزیر ہند پر دباؤ ڈالا گیا تھا۔ کہ وہ انڈیا بل کے لئے کسی قطعی تاریخ کی تصریح کر دیں جبکہ فیڈریشن لازمی طور پر وجود میں آ جائے گی۔ وزیر ہند نے اس ضمن میں شدید مشکلات کا اظہار کرتے ہوئے دو ضروری وعدے کئے۔ سب سے پہلے اعلان کیا۔ کہ ملک معظم کی حکومت کا یہ منشا نہیں۔ کہ ایسی حالت میں کسی قسم کی صوبجاتی خود مختاری کو عالم وجود میں لایا جائے۔ جس سے فیڈریشن کی تشکیل محض مستقبل کے اتفاقات کی رہین منت رہ جائے گی۔ دوسرا وعدہ آپ نے برطانوی حکومت کی طرف سے نہیں۔ بلکہ برطانوی مندوبین کی طرف سے کیا تھا۔ کہ جلد از جلد فیڈریشن کے قیام کی راہ میں جو رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ انہیں کالعدم کرنے کی حکومت انتہائی کوشش کرے گی۔ یہ دونوں اعلانات غیر مبہم طریقہ سے کئے گئے۔ اور ملک معظم کی حکومت اس پر عملدرآمد کرنے کیلئے ہمہ تن تیار ہے ٭

قرطاس ابیض

بہتر ہوگا۔ کہ یہاں ہم کچھ دیر تک توقف کر کے گزشتہ گول میز کانفرنسوں کے کام پر غور کریں۔ ان تینوں کانفرنسوں نے تیاریوں کا کام ختم کر دیا ہے۔ اب یہ ملک معظم کی حکومت کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی تجاویز پارلیمنٹ میں پیش کرے۔ اس کا عظیم الشان پروگرام آپ پر بخوبی ظاہر ہے۔ حکومت کا ارادہ یہ ہے۔ کہ بغیر تضیع اوقات کے آئینی اصلاحات کی سکیم کو قرطاس ابیض میں شائع کر کے پارلیمنٹ کے روبرو پیش کرے۔ قرطاس ابیض اگرچہ بذات خود مکمل صورت میں ہوگا۔ لیکن اس میں ملک معظم کی حکومت کی قطعی تجاویز درج ہونگی۔ جیسا کہ وزیر ہند نے گزشتہ موقع پر کہا تھا۔ کہ آنے والی حکومتوں کا یہ منشا رہا ہے۔ کہ آئینی اصلاحات کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا ایک مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے۔ یہ ضروری مسئلہ ہر قسم کے مسودہ پیش ہونے سے قبل طے کر لیا جائیگا۔

اس کے بعد وائسرائے نے ریزرو بنک پبلک اور حکومت کے قرضہ جات اقتصادیات اور ریل کی سڑکوں کے مقابلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے تقریر ختم کر دی (ا۔پ)

نظارتوں کے اعلانات

تنظیم نظارت امور عامہ انبالہ شہر

۲۲/۱/۳۳ کو انبالہ شہر میں تمام احمدیوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں بالاتفاق رائے سے ضلع انبالہ کے لئے۔ بابو بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل مہتمم امور عامہ منتخب ہوئے۔ اور خاص انبالہ شہر کے لئے۔ حاجی میراں بخش صاحب سیکرٹری امور عامہ منتخب ہوئے۔ ہر دو عہدہ داران کا انتخاب منظور ہے۔ عملاً جلد سے جلد کام شروع کیا جائے۔ اور مہتمم صاحب امور عامہ ماہوار اپنے کام کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں بھجواتے رہیں۔ ضروری رجسٹرات تیار کر لئے جائیں (ناظر امور عامہ قادیان)

تنظیم نظارت امور عامہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخان

نظارت امور عامہ کی تنظیم کا اخبار الفضل ۹۵ مورخہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء میں اعلان ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کے جنرل سیکرٹری نے اطلاع دی ہے۔ کہ ۲۷/۱/۳۳ کو احباب جماعت کا جنرل اجلاس ہوا۔ جس میں بالاتفاق رائے اخوند محمد افضل خان صاحب پنشنر ضلع بھر کے لئے مہتمم امور عامہ منتخب ہوئے

بموجب فیصلہ ۵-۲-۳۳ اخوند محمد افضل خان صاحب پنشنر کا ضلع ڈیرہ غازی خان کے لئے بعہدہ مہتمم امور عامہ انتخاب منظور ہے۔ ضلع بھر کی تمام احمدی جماعتیں اپنے ضلع کے مہتمم صاحب امور عامہ کے ساتھ تعاون کر کے ان کو کامیاب بنائیں

مہتمم صاحب امور عامہ کے حسب ذیل فرائض ہوں گے۔

(۱) اپنی ماتحت انجمنوں کے سیکرٹریان امور عامہ سے ماہوار ان کے کام کی رپورٹ حاصل کرنا۔ اور خود ضلع بھر کی رپورٹ مرتب کر کے نظارت امور عامہ کے دفتر میں بھجوانا

(۲) اپنے ضلع کے جن انجمنوں میں سیکرٹریان امور عامہ نہ ہوں اس انجمن میں سیکرٹری امور عامہ کا تقرر کرانا۔ اور اس کے تقرر کی منظوری مرکزی دفتر سے حاصل کرنا

(۳) رشتوں ناطوں کا بندوبست کرانا (۴) بیکاروں کے لئے روزگار تلاش کرنا (۵) آپس میں جو تنازعات پیدا ہو جائیں۔ ان کو عمدگی سے سلجھانا (۶) محکمہ قضا کے فیصلہ جات کی تعمیل کرانا (۷) غربا مساکین۔ یتامیٰ۔ بیوگان کی بروقت مدد کرنا (۸) اپنے ضلع کے افسران سے ملکر اپنی جماعت کے حقوق حاصل کرنا (۹) جماعت کی اقتصادی حالت کو ترقی دینے کی کوشش کرنا۔ (۱۰) اپنی جماعت میں تجارتی ترقی کی روح پیدا کرنا (۱۱) احمدیہ کور کی تحریک (عباد اللہ) کو عمدگی سے چلانا (۱۲) مخالفین سلسلہ کی شرارتوں کا احسن طریقوں سے انسداد کرنا ٭

باقی اضلاع کی مرکزی انجمنوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنے ضلع کے لئے کسی مناسب صاحب کو مہتمم امور عامہ کے عہدے کے لئے منتخب کر کے اطلاع دیں۔ تاکہ نظارت امور عامہ کے مدنظر جو سکیم ہے۔ اسے جلد سے جلد عملی جامہ پہنایا جا سکے ٭ (ناظر امور عامہ)

انتباہ

عطاء الرحمٰن نومسلم جس کا پہلا نام شب رام تھا۔ اور سرگودہا کے علاقہ سے یہاں آیا تھا۔ یہاں سے ایک دوست کے مکان سے مبلغ عہ روپے نقد اور کچھ کپڑے لے کر بھاگ گیا ہے۔ اس کا حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ رنگ گندمی چہرہ لمبا عمر ۲۲ سال کے قریب ہے۔ ڈاڑھی منڈی ہوئی دوست اس کا خیال رکھیں۔ اس کے دھوکہ میں نہ آجائیں بلکہ اگر کسی احمدی دوست کو مل جائے۔ تو اپنے پاس رکھ کر دفتر میں اطلاع کریں۔ تاکہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

ضرورت استاد

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے لئے ایک ٹرینڈ سند یافتہ نارمل پاس استاد کی ضرورت ہے۔ جو اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ اور متقی ہو۔ گریڈ 30-1/-25 ہوگا۔ ابتدائی تنخواہ 25 روپے دی جائے گی۔ تمام درخواستیں چوہدری نقیر محمد صاحب (پریذیڈنٹ کمیشن برائے دفاتر صدر انجمن احمدیہ) کورٹ انسپکٹر رہتک کو ارسال کی جائیں (ناظر تعلیم و تربیت)

توسیع مسجد اقصیٰ کی تحریک

اللہ تعالیٰ کے خاص شعائر اللہ میں سے ایک ہماری مسجد اقصیٰ بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام وسع مکانک کے ماتحت جب جماعت ترقی کرے گی تو مساجد کی توسیع بھی لازمی ہوگی۔ قادیان میں خدا کے فضل سے مکانات برابر بڑھ رہے ہیں۔ نئے نئے محلے کھل رہے ہیں۔ کئی اور مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ پھر ہماری جامع مسجد کی توسیع کی ضرورت کیوں نہ ہو۔ اس مسجد کو بھی بفضلہ اسی نسبت سے بڑھنا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کی تحریک ایک خطبہ جمعہ میں حسب ذیل الفاظ میں فرمائی۔

"کہ یہ مسجد جو کسی وقت آدمیوں کی محتاج تھی۔ اب ہمارے لئے تنگ ہو رہی ہے۔ اب وہ دن آگیا ہے۔ کہ ہم اسے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس کے جس طرف راستہ ہے ادھر تو بڑھائی نہیں جاسکتی۔ اس لئے اس کے بڑھانے کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ دوسری طرف کے مکانات خرید کر اس میں شامل کرتے جائیں۔ ایک مکان تو خرید بھی لیا گیا ہے۔ اگر خدا نے چاہا تو کسی وقت مسجد میں شامل کیا جاسکیگا۔ فی الحال اسے جنوبی پہلو میں بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک احمدی دوست اپنا مکان فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ کارکنوں کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ فروخت کریں۔ تو اسے خرید لیں۔ اور اس کی تعمیر کو صرف قادیان والے اپنا فرض سمجھیں۔ یہ غلط اصول ہے۔ کہ ہم مقامی کاموں میں بیرونی جماعتوں کی امداد کے خواہشمند ہوں۔ یہ کم ہمتی ہے۔ جسے جس قدر جلد ہوسکے دور کرنا چاہیئے۔ اگر محلہ دارالفضل کے لوگ ڈیڑھ دو ہزار روپیہ خرچ کرکے اپنے لئے مسجد تیار کرسکتے ہیں۔ اگر دارالرحمت کے لوگ اتنے ہی خرچ سے اپنے محلہ میں مسجد بنوا سکتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ قادیان کی ساری جماعت مل کر پانچ چھ ہزار مرکزی مسجد کے لئے خرچ نہ کرسکے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ بعض بیرونی مخلصین اس بات کو ناپسند کریں گے۔ کہ اس مسجد کی توسیع میں جسے اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ قرار دیا۔ اور جو اس کے انوار کی جلوہ گاہ ہے۔ اور جو درحقیقت ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے حصہ لینے سے انہیں محروم کردیا جائے۔ لیکن اس کی یہی صورت ہوسکتی ہے۔ کہ کوئی حصہ لینا چاہے۔ تو لے۔ ہم کسی کو حکم نہیں دینگے۔ کہ وہ ضرور اس میں حصہ لے۔ یعنی اس میں باقاعدہ چندوں کی طرح جماعت وار اس کو تحریک نہیں کی جائے گی۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی برکات جس وقت نازل ہونا شروع ہوتی ہیں۔ تو وہ آثار سے پہچانی جاتی ہیں۔ اگر وہ جماعت جسے دشمن چاہتے تھے کچل دیں۔ ہر سال یا دوسرے تیسرے سال اپنی سابقہ عمارتوں کو اپنی وسعت کے مقابلہ میں تنگ محسوس کرنے لگے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نشان ہے لیکن یہ بھی اس کی سنت ہے۔ کہ جب وہ کسی جماعت کو وسعت دینا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ساتھ ترقی کرنے کی کوشش نہیں کرتی تو وہ پھر اسے تنگ کردیتا ہے۔ پس پیشتر اس کے کہ خدا تعالیٰ کہے کہ جب یہ خود وسعت نہیں کرنا چاہتے تو انہیں کیوں وسعت دی جائے۔ اور اس رنگ میں اس کی نگاہ ہم پر پڑے۔ اس طرف توجہ کرو اور جس قدر جلد ہوسکے۔ مسجد کو وسیع کردو۔ اور دعائیں کرتے رہو۔ کہ خدا تعالیٰ اور بھی وسعت عطا فرمائے۔ سردست ہمیں یوں کرنا چاہیئے۔ کہ منبر کو اور جنوب کی طرف رکھ دیا جائے۔ عورتوں والے حصے کو بھی مردوں کے حصے میں شامل کردیا جاوے۔ اور ملحقہ عمارت خرید کر عورتوں کے لئے مخصوص کردی جائے۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل کے نشانوں میں سے ایک نشان جمعتہ الوداع کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ کے ناقابل برداشت تنگ ہونے میں ظاہر ہوا۔ مسجد کے کونے کونے میں نمازیوں کا ہجوم تھا۔ مسجد کی چھت اس کے غسلخانوں اور خادم کی کوٹھڑی اور اسباب کے کمروں کی چھت غرض سب جگہ نمازی بھر گئے۔ اور جوتے رکھنے کی جگہ بھی سجدہ گاہ خلائق بن گئی۔ اور ملحقہ دکانوں کی چھتوں کو بھی گھیر لیا۔ پھر گلی اور گلی کے پار دوسری طرف کی دکانیں اور مکان اور ان کی چھتیں بھرنے لگیں۔ کوئی مکان بھی مسجد کے گرداگرد ایسا نہ رہا کہ جہاں نمازی جاسکتے ہوں۔ اور وہاں کی جگہ کو پُر نہ کردیا ہو۔ بڑے مکان کی دونوں منزلوں میں جس میں اب دفاتر ہیں نمازی تھے۔ اسی طرح ڈاکخانہ قدیم کے پاس کی دکانوں میں نمازی تھے۔ اور پھر ان کی چھتوں پر نمازی تھے۔ غرض نمازیوں کی کثرت اور جگہ کی تنگی کا عجیب نظارہ تھا۔ اور ہر شخص کی زبان پر بالخصوص مسجد کے باہر جو ادھر ادھر جگہ ڈھونڈ کر نماز ادا کرنے والے تھے ان کی زبان پر اس تنگی کی شکایت تھی۔ ایک صاحب بولے۔ کہ تحریک توسیع کیوں نہیں کی جاتی۔ اس تحریک میں جس کے ہاں کھانے کو نہ ہو۔ وہ بھی مانگ کر حصہ لیگا۔ اگر یہ موسم گرمی کا ہوتا۔ تو لوگوں کا حال کیا ہوا ہوتا۔ لیکن یہ بات نہیں کہ توسیع کے لئے اب تک کچھ نہیں کیا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک مکان کا مسجد میں ملانے کے لئے سودا کرلیا ہے۔ صرف رقم ادا کرنی ہے۔ اور روپیہ کا سوال باقی رہ گیا ہے۔ اب جبکہ قادیان اور ارد گرد کے گاؤں اور بہت سے باہر کے مہمانوں نے بھی یہ نظارہ اور نمازیوں کی تکلیف دیکھ لی۔ اس تحریک کا اعلان کیا جاتا ہے۔

یہ تحریک معمولی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشان کی قدر کرنا ہے اور خود اپنی ترقی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو اور بھی ترقی دے۔ اگر ہم اپنی عبادت گاہ بھی تعداد کے مطابق وسیع نہ کرسکے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کی ہم نے کیا قدر کی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ قادیان ہی کے دوست اس توسیع کے خرچ کو خود برداشت کرلیں۔ ہاں وہ دوست جو قادیان میں مکان کے لئے زمین خرید چکے ہیں۔ یا اس کا ارادہ رکھتے ہیں کہ وہ قادیان میں رہنے کے لئے آئندہ انتظام کریں گے ان کو بھی اس میں حصہ لینے کی ضرورت ہے۔

کل اخراجات اس توسیع کے لئے تقریباً سات آٹھ ہزار تک ہونگے۔ اس کے لئے احمدی احباب جو قادیان میں اس وقت رہ رہے ہیں۔ ان کی آمدنیوں کا اندازہ کرتے ہوئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوست اپنی ماہوار آمد کا ۲۰ فیصدی چندہ اس مد میں دیں۔ لیکن اس میں بھی کمی رہ جائے گی جس کے لئے اول تو وہ دوست جو اپنے مکان قادیان میں جلد بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں شامل ہو جائیں اور دوسرے چونکہ اس مسجد اقصیٰ ایک خاص مرکزی عمارت ہے۔ جو بڑھتے بڑھتے غالباً ہمیشہ کیلئے بطور یادگار قائم رہیگی۔ اور اس وقت جبکہ قیمتی پتھروں کی اس قدر وسیع عمارات بنائی جائے کہ پھر مزید توسیع کی ضرورت نہ پڑے نہ معلوم ہم کسی کو آخری توسیع میں حصہ لینے کی توفیق ملتی بھی ہے یا نہیں۔ وہ توسیع تو غالباً بادشاہ ہی کرینگے لیکن جو دوست اس ابتدائی توسیع میں حصہ لینگے۔ وہ اس ہمیشہ رہنے والی مسجد اقصیٰ کی بنیاد میں حصہ لینے والے سمجھے جائیں گے۔ اس لئے بہت سے دوست ہیں جن کا قادیان میں کوئی مکان نہیں۔ اور نہ موجودہ حالات میں قادیان مکان بنانے کا کوئی سامان و ارادہ بھی نہیں رکھتے ہیں مگر وہ اس ثواب میں حصہ لینے کے لئے ضرور بیتاب ہونگے۔ کہ اگر خدا چاہے۔ تو قادیان سے دوری کا اثر ایسے کاموں میں حصہ لیتے ہی زائل ہو جائے۔ اس لئے یہ تحریک عام طور پر شائع کی جاتی ہے۔ ح م

ساری دُنیا کا نقشہ

احمدیت اب تک کہاں کہاں پہونچی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے ۲ جنوری ۱۹۲۳ء کے الفضل میں مذکورہ بالا عنوان کے ساتھ ایڈیٹوریل نوٹ ملاحظہ فرما کر معلوم کر لیا ہوگا کہ یہ نقشہ ہر احمدی کیلئے کتنا ضروری ہے۔ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے ہر وقت ایک ایسا محرک رہے جو آپ کے جوش تبلیغ اور شوق اشاعت اسلام کو اکساتا رہے تو اس نقشہ کو اپنے کمرہ میں آویزاں کریں۔

اگر آپ کا مدعا روحانیت کی پیاسی دنیا کو اس آب رُوحانی سے سیراب کرنا ہے جو اس مامور الٰہی کے ذریعہ عین وقت پر نازل ہوا تو اس نقشہ پر بار بار نظر ڈالیں۔

ہاں اے برادران مکرم! آپ اس نقشہ کو بار بار ملاحظہ کریں اور لوگوں کو دکھلائیں کہ یہ میدان دنیا ہر احمدی کا جولان گاہ اور ہمت احمدیہ کے سامنے محض ایک بازیچہ اطفال ہے۔ اپنے مقدس امام کے زیر ہدایت اس کی فتح ہمارا نصب العین اور اس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گونج پیدا کر دینا ہر احمدی کا مقصد حیات ہے۔

پس اے اولو العزم خلیفۃ المسیح الثانی کے جانباز مجاہدو! شوق اور للچائی ہوئی نظروں سے اس نقشہ کو پھر دیکھو اور اپنا محاذ قائم کر کے والہانہ جوش کے ساتھ مشرق۔ مغرب۔ شمال اور جنوب میں پھیل جاؤ۔ ٹڈی دل کی طرح بحر و بر کو روند ڈالو۔ یورپ کے اسٹیٹس میں پھیلو۔ شمالی جنوبی امریکہ کے پرپیچ میدانوں اور پہاڑ کے جنگلوں میں تبلیغ کے ہل چلا دو۔ برق ہدایت بنکر آئس لینڈ۔ نیوزی لینڈ اور ٹنڈرا کی سرد روحوں میں اسلام کو گرمی سے گرما دو۔ کانگو کے بھیس رسیلوں کے جنگل۔ افریقہ کے صحرا اور آسٹریلیا وچین کے ریگستانوں میں ابر رحمت ہو کر برسو۔

ہاں مشرق میں "ایک مشرقی طاقت" کے گھر گھر میں وہ نسخہ کیمیا پہونچا دو جو تمہارے مسیح کے ذریعہ از سر نو آسمان سے اترا ہے۔ کیونکہ اسی پر عمل پیرا ہونے سے اب جاپان آئے دن کے زلزلوں سے نجات پا سکتا ہے۔

دوستو! دنیا کے اس نقشہ میں ذرا ان مقامات پر بھی نظر ڈالو جہاں تمہارے پیارے امام کے جانباز مجاہدین **نیر۔ صادق۔ درد** اور **شمس** کی سرفروشانہ کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ اور ان مغربی ممالک کی عظیم ہستیاں بر سر راہ کھڑی تمہاری دعوت پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔

پھر برادران! اس نقشہ میں دیکھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دنیا کے متعلق الہامات اپنے اپنے مقامات پر کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔ و نیز یہ کہ نزول مسیح کے متعلق عند منارۃ البیضاء شرقی دمشق والی حدیث کس طرح بعینہٖ طور سے دارالامان قادیان پر چسپاں ہوتی ہے۔ کیونکہ ہمارا یہی منارۃ المسیح دمشق منارہ سے عین جانب شرق واقع ہے اور دونوں کا عرض البلد تقریباً ایک ہی ہے۔

پس انہیں اغراض کو زیر نظر رکھ کر خاکسار نے دنیائے احمدیت کا مذکورالصدر نقشہ تیار کیا ہے۔ جسے دیکھ کر آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ دنیا میں کہاں تک احمدیت پہونچ چکی ہے۔ اور کہاں کہاں انجمنیں قائم ہو چکی ہیں۔ دنیا کا باقی حصہ جہاں احمدیت بالکل نہیں پہنچی زرد دکھلایا گیا ہے جس کے دیکھنے سے ہر احمدی کے دل میں شوق تبلیغ کا ایک نہ رکنے والا ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ الغرض ہر لحاظ سے یہ نقشہ ہر احمدی کیلئے نہایت ضروری ہے۔ چونکہ یہ فی الحال بہت کم تعداد میں چھپوائے گئے ہیں اور رنگ آمیزی بھی ہاتھ سے کرنا پڑتی ہے اس لئے لاگت قدرے گراں پڑی ہے مگر دوستوں کی قدردانی سے امید ہے کہ دوسرے ایڈیشن میں شیشہ ہی پر رنگ چھپوانے اور کافی تعداد میں طبع کرانے کی توفیق مل جائیگی۔ انشاء اللہ

وصیت نمبر ۳۷۵۲

میں مسمی قاضی لعل دین ولد قاضی کمال الدین مرحوم قوم شیخ قانون گو پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ہوشیارپور خاص تحصیل و ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (الف) میرا ایک مکان جو شہر ہوشیارپور محلہ شیخاں متصل مسجد سنہری محلہ حویلی قاضیاں یہ حدود ذیل واقعہ ہے۔ جانب شمال کوچہ۔ جانب جنوب مکان شیخ نبی بخش پٹواری مرحوم جانب شرق میرے بھائی قاضی مہتاب الدین کا مشترکہ حصہ ہے۔ اور جانب غرب حویلی قاضیاں ہے۔ جس کی لاگت اندازاً دو ہزار روپیہ ہے۔ اس کے دسویں حصہ پر انجمن احمدیہ قادیان کا قبضہ میرے فوت ہونیکے بعد ہوگا۔ اور بقایا نو حصہ میری زوجہ مسمات عصمت بی بی مالک ہوگی۔ کیونکہ میں نے تاحال زر مہر اہلیہ کو ادا نہیں کیا ہے۔ اور اس کے عوض میں اسے دیتا ہوں۔ (ب) میرا مذکورہ مکان نصف حصہ اس مکان کا ہے جس کی قیمت زمین اور زیرین منزلوں پر والد صاحب مرحوم نے اپنی جیب خاص اور نیز پسران کی مدد سے عمارت طیار کروائی تھی اور عرصہ قریباً زائد از بیس سال سے ہم دونوں بھائی اپنے نصفی حصہ پر قابض ہیں۔ اور میں نے بعد ازاں بزگرانی والد صاحب مرحوم اپنا کل روپیہ لاگت کا صرف کیا ہے۔ اور کسی بھائی سے میں نے امداد روپیہ وغیرہ کی بالائی عمارت چوبارہ ہائے و سیڑھیوں اور صحن کی چھت اور آہنی جنگلہ کی تیاری میں نہیں لی ہے۔ اور بھائی مہتاب الدین اور اس کی اولاد جب تک نصف سقف صحن اور سیڑھیوں اور آہنی جنگلہ کی لاگت ادا نہ کریں نہ استعمال کر سکتے ہیں۔ نہ قبضہ کر سکتے ہیں۔

(ج) میرے بھائی مرحومان قاضی چراغ الدین و قاضی شاہ دین کے اولاد نرینہ فوت ہو جانیکے حسب فیصلہ پنچایتی رجسٹری شدہ جو حویلی دو منزلہ ان کے ترکہ میں سے تھی۔ اور وہ واقعہ متصل چاہ کھارا بازار ہے۔ اس کے نصف حصہ پر ہم تینوں بھائی میں اور قاضی مہتاب الدین و قاضی نورالدین قابض ہیں۔ گو تاحال یہ جائداد غیر منقولہ تقسیم شدہ نہیں ہے۔ گو نصف حصہ اس حویلی کا حسب شرائط فیصلہ رجسٹری مذکورہ میرے بھائی مرحوم قاضی شاہ دین کی دونوں دختران قابض ہیں۔ لہذا نصف حویلی کے تیسرے حصہ میں جو کچھ میرے حصہ میں ہے۔ اس کے دسویں حصہ پر انجمن احمدیہ قادیان میرے مرنے کے بعد قابض ہو۔ اور بقایا نو حصہ میں اپنی چھوٹی لڑکی مسمات فردوسی بیگم کے نام ہبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ میں اپنی حیات میں اس نابالغ لڑکی کی شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے کچھ نہیں دے سکا۔ (د) میری ساڑھے بارہ مرلہ زمین سفید جو محلہ دار الفضل قصبہ قادیان واقعہ ہے اس زمین کے قیمت خرید کے دسویں حصہ پر انجمن احمدیہ قادیان قابض ہوگی اور بقایا نو حصہ اپنی اہلیہ مذکورہ کو بالعوض زر مہر دیتا ہوں۔ (س) علاوہ مذکورہ بالا جائداد کے میرے دونوں بھائی مرحومان مذکور کے لاولد فوت ہونے کے جو جدی جائداد والدین مرحومان کے سکنی مکان میں ہے۔ اور جو تاحال تقسیم نہیں ہوئی اس کے بھی دسویں حصہ پر حسب تقسیم ہو انجمن مذکور قابض ہو۔ اور بقایا نو حصہ اگر میرے ورثاء منظور کریں میری لڑکی مسمات اختر بیگم جس کے رہنے کو کوئی جگہ نہ میری طرف سے نہ اپنے سسرال کی طرف سے ملی ہے بطور ہبہ دیدیں۔ ورنہ اس کی رہائش کے لئے اگر کچھ اور معقول اور مناسب انتظام ہو سکے تو کر دیں۔ یا یہ جائداد حسب قواعد شریعت میرے جملہ ورثاء میں تقسیم ہو۔ (ص) علاوہ مذکورہ بالا کل جائداد کے میں اپنی پنشن مبلغ للعہ اور تنخواہ مبلغ ۵ روپیہ جو بوجہ ملازمت نور ہسپتال قادیان سے لیتا ہوں۔ تازیست دسویں حصہ کو انجمن مذکور کو ادا کرتا رہونگا۔

اس وقت علاوہ مزید خوبصورتی اور تحسین کے قیمت بھی نسبتاً ارزاں پڑیگی۔ امید ہے کہ بعد ملاحظہ نوٹس احباب انفرادی یا مجموعی طور پر ایک ایک نقشہ ضرور منگوا کر مستفید ہونگے۔ انشاء اللہ چھ یا چھ سے زائد ایک ساتھ منگوانے والوں کو کمیشن بھی دیا جائیگا۔ بالخصوص سلسلہ کے کتب فروشوں اور ایجنٹ صاحبان کے ساتھ معقول رعایت کی جاوے گی۔ طالب دعا خاکسار مؤلف۔ نذیر محمد خاں احمدی ہیڈ ماسٹر

۱۔ قیمت فی نقشہ نمبر ا رنگین مع رول و پارچہ و وارنش ۔ عہ ۲۔ قیمت فی نقشہ نمبر ۲ رنگین بلا رول و پارچہ و وارنش ۱۲ر

المشتہر محمد عبداللہ خاں احمدی خلف ماسٹر نذیر محمد خاں احمدی ڈاکخانہ مسکرا۔ براہ رگول۔ ضلع باندہ۔ یو۔ پی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی میں ۶ فروری کو ہوم ممبر سے گاندھی جی کی رہائی کے متعلق متعدد سوالات کئے گئے ہوم ممبر نے کہا کہ اس مسئلہ کا حل خود کانگریس کے ہاتھوں میں ہے دیکھنا یہ ہے کہ تحریک سول نافرمانی کے متعلق کانگرس کیا رویہ اختیار کرتی ہے۔ مختلف ارکان نے یہ خیال ظاہر کیا۔ کہ اگر گاندھی جی رہا کر دئے گئے تو وہ اچھوت پن دور کرنے کے کام میں مصروف ہو جائیں گے۔ مسٹر ہیگ نے کہا کہ اس کے متعلق حکومت کو کوئی قابل اطمینان ضمانت نہیں ملی کہ گاندھی جی کی رہائی کے بعد سول نافرمانی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

پنڈت موتی لال نہرو کی برسی منانے کی غرض سے ۶ فروری کو الہ آباد میں سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں جلسہ و جلوس کے متعلق اعلان کیا گیا تھا لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری امتناعی احکام جاری کر کے اعلان کر دیا کہ کوئی جلسہ منعقد نہ کیا جائے۔

بیگم شاہنواز ۶ فروری کو انگلستان سے بمبئی پہنچ گئیں آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ عورتوں کے مسائل کا اب تک کوئی تصفیہ نہیں ہوا اسے اس لئے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے اقدام عمل کے لئے کوئی لائحہ عمل مرتب کر لینا چاہیئے۔

اسمبلی میں ۶ فروری کو سردار سنت سنگھ نے اپنی تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کی جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ حکومت نے تنخواہوں کی پانچ فیصدی تخفیف کو اسمبلی کے مشورہ کے بغیر کیوں بحال کر دیا ہے۔ فا ممبر نے کہا کہ یہ معاملہ اس لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ کہ اولاً تو مالی سال کے آغاز سے قبل اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔ ثانیاً اس لئے کہ اجلاس بجٹ میں اس تحریک کی عام طور پر توقع تھی۔

سابق شاہ ہسپانیہ ۶ فروری کو بمبئی پہنچے۔ آپ ڈیوک آف ٹولیڈو کے نام سے سفر کر رہے ہیں۔ ساحل پر سابق شاہ کے استقبال کے لئے گورنر بمبئی کے فوجی سیکرٹری اے۔ ڈی سی اور ہسپانوی رعایا موجود تھی۔

ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری جو بغرض علاج یورپ گئے ہوئے تھے ۶ فروری کو بمبئی واپس آ گئے ہیں ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا میں نے قطعی طور پر فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ فی الحال سیاسیات سے علیحدہ ہو جاؤں۔ تاہم میں اپنی پرائیویٹ پریکٹس جاری رکھوں گا۔

گاندھی جی کے بلانے پر ڈاکٹر امبیدکر نے ۷ فروری ان سے جیل میں ملاقات کی۔ معلوم ہے کہ گاندھی جی سے ان کے اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ انہوں نے گاندھی جی سے صاف صاف کہا ہے کہ اچھوتوں کو مندروں میں داخل کرنے سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں ہوگا نہ ہی ان کا سوشل درجہ بلند ہو سکے گا نہ ہی ان کی اقتصادی حالت اچھی ہو سکے گی۔ اچھوتوں کو تعلیم کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ مندروں میں گئے یا نہ گئے ایک ہی بات ہے۔ آپ نے گاندھی جی سے مطالبہ کیا ہے کہ ذات پات سرے ہی سے اڑا دی جائے۔ تا کہ اچھوتوں کی خودداری پر جو ذہنی چوٹ لگتی ہے وہ ختم ہو۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے یہ شرط ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

سیتاپور کا پوسٹ ماسٹر ۳۳۶۲ روپے نقد اور ۷۰۰ روپے کی ٹکٹیں لے کر شہر کے سب آفس کی طرف جا رہا تھا۔ کہ رستہ میں دو نوجوانوں نے روز روشن میں اسے پستول دکھا کر لوٹ لیا۔ اور بائیسکلوں پر چڑھ کر فرار ہو گئے۔

اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ۷ فروری کو گورنمنٹ کی طرف سے بیان کیا گیا۔ کہ جو برطانوی فوجیں ریاست الور میں بھیجی گئی تھیں۔ ان کے اخراجات ریاست دے گی۔

مہاراجہ کشمیر جو بمبئی گئے ہوئے تھے۔ ۹ فروری دہلی آ گئے ہیں۔ ایک ماہ تک واپس جموں آ جائیں گے۔

لنڈن سے ۷ فروری کی خبر ہے کہ ۲۲ فروری کے اجلاس میں بحث و تمحیص کے لئے دار العوام میں پرائیویٹ ارکان کی قرار دادوں کے متعلق قرعہ اندازی میں مسٹر پیچ کریفٹ کی قرار داد نمبر اول پر آئی ہے۔ مسٹر موصوف ایوان کی توجہ مجوزہ اصلاحات ہند کی طرف مبذول کرائیں گے۔ اور اس سلسلے میں ایک قرار داد بھی پیش کریں گے۔

ٹیپو سلطان کی وہ خون آلود دستار جو محاصرہ سرنگا پٹم ۱۷۹۹ء میں وفات کے وقت پہنے ہوئے تھے حال ہی میں انڈیا ہاؤس لندن کے ایگزیبیشن ہال میں رکھی گئی ہے یہ دستار سلطان کی وفات کے بعد سکاچ بریگیڈ کے ایک لفٹنٹ ہومچل کے ہاتھ میں آ گئی تھی۔ اب ریڈنبرا کی ایک خاتون مسز انگلس نے اسے انڈیا ہاؤس کو دیدیا ہے۔ علاوہ بریں اودھ کی بیگم کا ایک سرخ کشمیری شال نمائش کے لئے رکھا گیا ہے جسے غدر کے بعد جنرل سر جان گرین انگلستان لے گئے تھے۔ اس پر جو کام ہوا ہے وہ بے حد خوشنما اور اعلیٰ درجے کا ہے۔

اسمبلی کی لابی کے حلقوں میں ۷ فروری کو یہ خبر گرم ہے کہ ستی آئین کے متعلق وہائٹ پیپر کا مسودہ ہندوستان پہنچ گیا ہے تا کہ گورنمنٹ ہند اور صوبوں کی حکومتیں اس پر نکتہ چینی کر سکیں یا کوئی ترمیم پیش کر سکیں معلوم ہوا ہے کہ عنقریب وائسرائے کی انتظامیہ کونسل اس پر غور و خوض کریگی۔ کہا جاتا ہے کہ مسودہ اس انداز میں مرتب کیا گیا ہے کہ ہر دفعہ کے دو معنی نکلتے ہیں۔ چنانچہ توقع کی جاتی ہے کہ بڑے سے بڑے کانگرسی سیاست دان بھی اس مسودہ کو قبول کر لیں گے۔

ٹوچی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حال ہی میں احمد زئی غلزئیوں (جو اصلاً جنوبی افغانستان کے باشندے ہیں) کے خلاف برطانوی علاقہ میں ارتکاب جرائم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ چنانچہ ٹل اور ایدک کے درمیان چوبیس اشخاص کے اونٹوں سمیت گرفتاری کی ضرورت پیش آئی تھی۔ انہوں نے مزاحمت کی جس سے ٹوچی کے سکاؤٹس اور فوج کے درمیان تصادم ہو گیا متعدد مجروحین کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

سری نگر سے ۶ فروری کی خبر ہے کہ مسلمانوں کا ایک شاندار جلوس نہایت پر امن طریقہ پر یلغار کرتا ہوا مہاراجہ امر سنگھ آنجہانی کے محل میں داخل ہوا۔ اور علی ہوئی اینٹوں کے انبار پر اسلامی پرچم گاڑ دیا۔ اس مقام پر تین سو برس پہلے میر محمد فضلی رحمۃ اللہ علیہ دفن کئے گئے تھے۔ اور فی الحقیقت یہ ان ہی بزرگ کا مزار ہے۔ مسلمانوں نے اعلان کیا۔ کہ یہ مقام مسلمانوں کی ملکیت ہے۔

ریلوے ایکٹ میں ترمیم کے بل پر

۷ فروری اسمبلی میں طویل بحث و مباحثہ ہوا۔ اس بل کا منشا یہ ہے کہ زنجیر کھینچ کر گاڑی روک دینے پر ۶ ماہ سزائے قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ سر جوزف بھور نے وعدہ کیا۔ کہ غیر سرکاری ارکان کے تبصرے کے مطابق اس بل میں بغیر وارنٹ کے گرفتاری کی دفعہ نکال دی جائیگی۔

گاندھی جی کی اہلیہ کستورا بائی کے مقدمہ کا فیصلہ

رزیڈنٹ مجسٹریٹ بورسد نے ۸۔ فروری کو سنا دیا۔ اور کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ کی دفعہ ۱۷ (۱) کے ماتحت چھ ماہ قید۔ اور پانصد روپیہ جرمانہ یا چھ ہفتہ کی مزید قید کی سزا دی ہے۔ مجسٹریٹ نے سفارش کی ہے۔ کہ ملزمہ کو اے کلاس دیجائے۔

مدنا پور اور میمن سنگھ کے اضلاع میں گورنر بہ اجلاس کونسل نے ۱۳ مزید درجہ اول کے مجسٹریٹوں کو بنگال کے انسداد دہشت انگیزی ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت سپیشل مجسٹریٹ کے خاص اختیارات تفویض کئے ہیں۔

ٹیرف بورڈ کا دفتر پونہ میں ۲۔ فروری کو بند ہوگا۔ اور ۱۳ فروری کو دہلی میں کھلے گا۔ صنعت ریشم کے سلسلہ میں بورڈ کی طرف

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی